www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منزلِ عشق حقیقی

از عرفہ سہیل

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

آہل کو گھر چھوڑ کر حمزہ سیدھا مال آیا۔ وہ پارٹی کو ڈیلیوری کر کے نکل ہی رہا تھا۔ جب اسکی نظر ایک دکان میں کھڑی حریم پر پڑی جو ایک نیلے رنگ کا فراک حرا کو دکھا رہی تھی۔ وہ کچھ دیر اس لڑکی کو دیکھتا رہا۔ وہ گیارہ سالوں سے آہل کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ اس نے آج تک آہل کو کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھتے نہیں دیکھا تھا لیکن آج اس لڑکی کو دیکھ کر اسے کیا ہو گیا تھا اس نے آہل کا یہ روپ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

"حریم یہ آدمی پھر آ گیا رکو ذرا میں بتاتی ہوں اسے۔" حرا دندناتی ہوئی باہر نکلی حریم اسے روکنے کی غرض سے اس کے پیچھے بھاگی۔

"مسٹر کیا مسئلہ ہے آپکا کیوں کھڑے ہیں آپ یہاں؟" حرا نے ہاتھ باندھتے ہوئے سوال کیا۔

اسکی بات پر حمزہ نے آبرو اچکائے۔

"کیوں محترمہ کہاں لکھا ہے کہ اس جگہ کھڑا ہونا منع ہے یا آپ نے یہ مال خرید رکھا ہے؟؟" اس نے پاکٹ سے سن گلاسز نکالتے ہوئے کہا۔

"شکل سے تو اچھے بھلے گھر کے لگتے ہو اور ایسے راہ چلتے لڑکیوں کو تاڑتے ہو۔" حرا نے اسی طرح ہاتھ باندھے کہا حمزہ نے ایک نظر حریم کو دیکھا جو اسکی دوست کے لگائے

تماشے سے لطف اندوز ہوتے لوگوں کو دیکھ کر شرمندہ سی لگ رہی تھی اور پھر بہت تحمل کے ساتھ حرا کی طرف مڑتے کہا۔

"اپنی آنکھوں کا علاج کروائیں محترمہ میرے ابھی اتنے برے دن بھی نہیں آئے کہ آپ کو تاڑتا پھروں۔۔"ساتھ ہی اپنی سن گلاسز لگاتا باہر نکال گیا۔

اسکے جواب پر حرا منہ کھولی اسے جاتے دیکھنے لگی اور حریم کی طرف مڑ کر بولی۔

"دیکھا تم نے کتنا بدتمیز آدمی ہے اسکی تو میں۔۔۔"ساتھ ہی اس کے پیچھے جانے لگی جب حریم نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"رک جاؤ حرا مزید تماشا مت لگاؤ اور چلو یہاں سے۔۔"اور اسے مال کے باہر لے گئی جاتے ساتھ ہی حرا کی نظر حمزہ پر پڑی لیکن اس سے پہلے حرا کچھ کرتی حریم ایک ٹیکسی روک کر اسے زبردستی اس میں بٹھا چکی تھی لیکن وہ جاتے جاتے حمزہ کو گھور کر دیکھنا نہیں بھولی۔۔

"ایک دوست بالکل پاگل اور ایک بالکل معصوم حد ہے۔"اس نے سوچتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی اور مال کی پارکنگ سے نکل گیا۔۔

حرا کو گھر ڈراپ کر کے وہ اپنے گھر آئی ٹیکسی سے اتر کر اس نے ٹیکسی والے کو پیسے دیے اندر جاتے ہوئے اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔اس نے سر جھٹک کر دروازہ بند کیا اور اندر چلی گئی۔اسی وقت گلی میں کھڑی ایک گاڑی کے پیچھے کھڑا وہی نقاب پوش شخص باہر نکلا اور اپنے فون میں حریم کی تصویر دیکھی جو اس نے ابھی لی تھی اور وہاں سے چلا گیا۔۔

اپنے کمرے کی ہر چیز توڑنے کے بعد اس نے اپنی الماری سے ایک تصویر نکالی جس میں ایک پندرہ سالہ لڑکے اور ایک بارہ سالہ لڑکے کے درمیان ایک چھ سے سات سال کی بچی کھڑی تھی۔ چھوٹا لڑکا شکل وصورت سے اس بچی کا بھائی لگ رہا تھا کچھ دیر اس تصویر کو دیکھنے کے بعد اس نے وہ تصویر بستر پر پھینکی اور ایک واس اٹھا کر دیوار پر لگے ٹی وی پر دے مارا جس سے وہ چکنا چور ہو گیا اسکا سر درد سے پھٹ رہا تھا اپنا سر ہاتھوں میں گرائے وہ کب بے ہوش ہو گیا پتا ہی نہیں چلا۔

نقاب پوش آدمی ایک گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے ہی اسکی نظر گھنگرالے بالوں والی ایک لڑکی پر پڑی جو جینز ٹاپ پہنے کہیں جانے کے لیے تیار کھڑی تھی۔وہ اسکی طرف بڑھا۔

"کیسی ہو نائلہ؟"

لڑکی اس کی طرف مڑی۔۔

"اوہ تم کب آئے؟؟"

وہ مسکرایا۔

"بس ابھی۔۔بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔"

لڑکی صرف مسکرادی۔اسکو مسکراتا دیکھ کر وہ آدمی بھی مسکرادیا۔

"نائلہ تم اپنے بابا سے بات کرو شادی کی اب تو میں انکے لئے کام بھی کرنے لگ گیا ہوں۔"

لڑکی نے فون سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔

"ہاں اب دیکھوناں تم انکے لئے کام کرنے لگے ہو تو اب وہ تمہیں ناپسند نہیں کرتے تم ایسے ہی کرتے رہو تو وہ بہت جلد شادی کے لئے بھی مان جائیں گے ویسے تم بابا سے ملنے آئے ہو؟"

"ہاں کہاں ہیں وہ؟"

"ابھی تو گھر پر نہیں ہیں رات کو دیر سے آئیں گے تم تب ہی آکر مل لینا۔"

www.neweramagazine.com

"شیور چلتا ہوں بائے۔۔"

"اوکے بائے۔۔"اسکے جاتے ہی نائلہ کے تیور بدلے۔

"پتا نہیں بابا کی وجہ سے کب تک اس مصیبت کو برداشت کرنا پڑے گا؟؟"

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے لاؤنج میں بیٹھے اپنے بابا کو گلے لگایا اور اپنی چادر اتار کر تہ لگانے لگی۔

"آگئی میری بیٹی۔۔۔۔"

"جی بابا آج تو بہت تھک گئی۔۔"اور ساتھ ہی انکو اپنی شاپنگ دکھانے لگی۔

"اچھا چلیں میں آپ کے لئے چائے بنا کر لاتی ہوں۔"

کچھ دیر بعد وہ ایک ٹرے میں دو چائے کے کپ لائی چائے کا گھونٹ لیتے ہی فرقان صاحب کچھ افسردہ ہو گئے۔

"کیا ہوا بابا چائے اچھی نہیں بنی؟"

"نہیں بیٹا چائے تو بہت اچھی ہے بلکہ بالکل تمہاری ماں جیسی ہے وہ بھی بالکل ایسی ہی چائے بناتی تھی۔۔۔"

ماں کا نام سن کر اس کی آنکھیں بھی بھر آئیں۔

"بابا کاش وہ سب نہ ہوا ہوتا تو میرے پاس بھی آج ماما اور بھائی کی یادیں ہوتیں بلکہ شاید آج وہ دونوں ہی ہمارے ساتھ ہوتے۔۔" کہتے ہوئے اس نے اپنے بابا کی گود میں سر رکھ لیا۔

"ایسے نہیں روتے بیٹا جو اللہ کی مرضی۔۔"

وہ بے شک بیٹی کے سامنے مضبوط بنتے تھے لیکن اندر سے وہ بھی ٹوٹ چکے تھے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

مغرب کی نماز ادا کر کے وہ پڑھنے بیٹھی تو اسے آج کا واقعہ یاد آیا۔

"کون تھا وہ آدمی اور دیکھا دیکھا کیوں لگ رہا ہے مجھے۔۔۔اف چھوڑو جو بھی تھا مجھے کیا؟؟؟؟" اور دوبارہ پڑھائی میں لگ گئی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

رات کے دو بج رہے تھے۔جب وہ نقاب پوش آدمی اسی گھر میں داخل ہوا ایک نظر نائلہ کے کمرے پر ڈالی اور ایک گہری سانس لیتے اوپر مسٹر خان کے کمرے کی طرف بڑھ گیا اس نے دروازہ بجا کر اجازت طلب کی۔

"آجاؤ۔۔"اندر سے مسٹر خان کی آواز آئی۔

وہ اندر گیا تو مسٹر خان کے ساتھ لمبا سلیولیس کالے رنگ کا گاؤن پہنے نائلہ سے بھی کم عمر ایک لڑکی ہاتھ میں شراب کا گلاس لئے بیٹھی تھی۔

"کیا مسئلہ ہے تمہیں ایک یہی وقت ملا تھا آنے کا؟"مسٹر خان نے ناگواریت سے کہا۔

"سوری سر ایک امپورٹنٹ انفارمیشن تھی اس لئے آنا پڑا۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے جلدی کرو۔"

اس نے اپنے فون سے انکو حریم کی تصویر دیکھائی اور اسکی ساری انفارمیشن دے دی۔

"تمہیں پورا یقین ہے آہل اسی کی وجہ سے وہاں جاتا ہے اور اسکا کیا رشتہ ہے اس سے؟"

"سر کنفرم تو نہیں ہے اور رشتے کے بارے میں بھی ابھی کچھ نہیں پتا۔۔"مسٹر خان نے غصے سے اس کا فون پھینکا۔

""تو جب پوری بات پتا لگے اور کنفرم ہو تب آنا نوٹوں سے منہ بھرتا ہوں مفت کام نہیں کرتے تم۔۔"انکی بات مکمل ہوتے ہی ایک شخص ایک بائیس تئیس سالہ لڑکے کو اندر لایا۔

"ہاں یہی تھا وہ رکشے والا جس سے میری گاڑی کی ٹکر ہوئی تھی۔"اب کی بار وہ لڑکی بولی۔

"میم صاحب گاڑی تو آپ نے غلط موڑی تھی میرا کیا قصور ہے؟؟"اس نے التجائی انداز میں کہا۔

"زبان چلاتا ہے آگے سے ہڈیاں توڑ دو اسکی اور پھر کہیں دور پھینک آنا گھر کے آس پاس دکھے نہ یہ۔۔۔"مسٹر خان کے حکم پر اس آدمی نے اسکو بیلٹ سے مارنا شروع کیا وہ چیختا رہا رحم کی بھیک مانگتا رہا لیکن مسٹر خان اور وہ لڑکی کھڑے اسے دیکھ کر ہنستے رہے۔۔مسٹر خان نے اس نقاب پوش آدمی کو دیکھا جو اس لڑکے کو پٹتا دیکھ رہا تھا اور آنکھوں میں ہمدردی کے ساتھ خوف بھی تھا جس کی وجہ سے وہ اس کو بچانے کے لئے کچھ کرنا تو دور کی بات کچھ کہہ بھی نہیں رہا تھا۔

"تم ابھی تک گئے نہیں اگر آئندہ آدھی ادھوری خبر لائے تو تمہارا اس سے بھی برا حال کروں گا۔"

وہ باہر نکلتے ہوئے ان دونوں کی بے حسی کے بارے میں سوچ رہا تھا خود اسکی اتنی ذلت کبھی نہیں ہوئی تھی لیکن وہ یہ سب اپنی محبت کو پانے کے لئے برداشت کر رہا تھا۔

مسٹر خان کے ملازم اس لڑکے کو مار پیٹ کر دور ایک خالی جگہ پر پھینک آئے وہ نقاب

پوش شخص انکا پیچھا کرتے وہاں پہنچا اسکو اٹھا کر گاڑی میں لایا اسکی جیبیں کھنگالی تو اسے شناختی کارڈ مل گیا اور وہ اسے اس پر لکھے پتے پر گھر کے باہر ہی چھوڑ آیا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے کوئی دیکھ چکا تھا۔

جب اسکو ہوش آیا تو رات کے تین بج چکے تھے باہر بارش کی بوندیں برسنے کی آواز آ رہی تھی۔ وہ مشکل سے اٹھا پین کلر کھائی اور باہر نکل گیا۔۔

گاڑی میں بیٹھا اور آج پھر اسکی گاڑی اسی جگہ آ کر رکی وہی گھر آج پھر اس کی منزل تھی لیکن آج وہ گاڑی سے اتر کر اس گھر کے دروازے تک آیا لیکن اسکے قدم رک گئے۔۔ بارش کی بوندیں اسے بھگا رہی تھیں اور اندھیری رات میں کڑکتی بجلی اسکے چہرے کو روشن کر رہی تھی۔

"میں کون ہوں کیسے جا سکتا ہوں میں اندر آج۔۔ یہ نہیں جانتے میں کہاں ہوں کیا کرتا ہوں تو کم از کم مجھ سے محبت تو کرتے ہیں اگر جان گئے تو نفرت کرنے لگیں گے نہیں میں اندر نہیں جا سکتا۔۔"

یہ سوچ کر وہ گاڑی میں بیٹھا اور وہاں سے نکل گیا نا جانے کتنی دیر وہ خالی سڑکوں پر گاڑی گھماتا رہا جب اسے فجر کی اذان سنائی دی اس نے گاڑی روکی تو بائیں طرف اسے

ایک مسجد دکھائی دی اور ایک بار پھر ماضی کی یادوں نے اسے گھیر لیا۔

ایک بچہ اپنے باپ کے ساتھ اسی مسجد کی سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔

"بابا کل سے ہم ایما کو بھی ساتھ لائیں گے۔" اسکی بات پر اسکا باپ ہنس دیا۔

"آہل بیٹا ابھی تو وہ بس چھ ماہ کی ہے اسے کیسے لا سکتے ہیں؟؟"

کڑکتی بجلی کی آواز پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا اس نے گاڑی سٹارٹ کی لیکن وہ سٹارٹ نہ ہوئی اس نے غصے سے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا اور گاڑی سے اتر کر گاڑی کے بونٹ کھولا۔

اتنے میں سفید لباس پہنے سفید داڑھی میں ملبوس ایک بابا اس کے پاس آئے۔

"بیٹا اندر مسجد میں آجاؤ ۔۔ بارش تھمنے کا انتظار کرو ویسے بھی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔" اس نے کوئی جواب نہ دیا تو بابا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"بیٹا۔۔۔" لیکن اس نے ان کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"مجھے نہیں آنا۔ آپ جائیں۔۔"

"اللہ تمہیں اپنی طرف بلا رہا ہے دنیاوی لوگوں کے دیے زخموں کی وجہ سے اپنے رب سے دور نہ ہو تمہیں سننے والا بس ایک اللہ ہی ہے۔"

وہ غصے سے بابا کی طرف مڑا۔

"اچھا تو آپ ایک بات بتائیں جب میرے ماما بابا کو بے رحمی سے قتل کیا جا رہا تھا تب بچایا کیوں نہیں اللہ نے انکو جب میں یتیم ہوا تب آپ کا خدا کہاں تھا اور آج تک بارہ سال بیت گئے نہ میں ان لوگوں سے بدلہ لے سکا نہ ان کو ان کے کیے کی سزا دے سکا آج تک وہ آزاد ہیں انکے لئے اللہ نہیں ہے انکو سزا کیوں نہیں ملتی۔۔۔" اسکی بات پر بابا نے گہرا سانس لے کر کہا۔

"اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے بیٹا۔۔اسکے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں اس سے بڑھ کر انصاف کر بھی کون سکتا ہے اور تم کون ہوتے ہو کسی کو سزا دینے والے جزا اور سزا کا حقدار صرف اللہ ہے اور سزا کی اگر تم بات کر ہی رہے ہو تو کیا تم نے کوئی گناہ نہیں کیا سزا تو تمہیں بھی نہیں ملی۔۔پھر بھی تم اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے اس کی رحمت پر انگلی اٹھا رہے ہو اور جہاں تک بدلے کی آگ کی بات ہے جو تمہارے اندر لگی ہے تو یاد رکھنا ایک غلطی ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم بنا سکتی ہے کہیں ایسا نہ ہو بدلے کی آگ میں اس کے لئے جو سزا تم چاہتے ہو اس کے حقدار تم خود بن جاؤ۔"

انکی باتوں پر آہل بھڑک اٹھا۔

"ہاں ہوں میں گناہ گار لیکن کسی کا قتل نہیں کیا کسی کو یتیم نہیں کیا آج اپنے گھر کے اندر

قدم نہیں رکھ سکتا اپنوں سے مل نہیں سکتا تو صرف اس شخص کی وجہ سے۔۔" کہہ کر وہ گاڑی کی طرف مڑا اور سٹارٹ کرنے کی کوشش کی۔

"آج تم یہاں سے جا رہے ہو لیکن ایک دن تم اسی در پر واپس آؤ گے دیکھنا۔۔۔"

گاڑی سٹارٹ ہوئی اور وہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا گھر پہنچ کر جو چیز اس کے ہاتھ میں آئی اسے توڑتا کمرے میں گیا اندر گیا تو اسے ٹھنڈک کا احساس ہوا وہ اے سی چلتا چھوڑ گیا تھا اور بارش میں بھیگنے کی وجہ سے اسکے کپڑے بھی گیلے تھے وہ ایسے ہی بستر پر لیٹ گیا اور حریم کے بارے میں سوچنے لگا وہ معصوم چہرہ کھڑی ناک حیران نظریں جو اس کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھیں نازک ہاتھ جن سے اس نے اپنی دوست کا ہاتھ تھاما ہوا تھا وہ بنا لاکٹ کی چین چند ہی لمحوں میں وہ اس کا سراپا حفظ کر چکا تھا لیکن ایک بات اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی حریم نے اسے پہچانا کیوں نہیں وہ سمجھ رہا تھا ایسے اچانک اس کے سامنے آ کر وہ غلطی کر بیٹھا ہے۔۔اب وہ اس سے ہزار سوال کرے گی اپنے ساتھ گھر لے جائے گی لیکن اس نے تو اسے پہچانا تک نہیں یہی سوچتے سوچتے وہ کب نیند کی وادیوں میں پہنچ گیا اسے پتا تک نہ چلا۔

اگلے دن صبح دس بجے حمزہ آہل کے آفس گیا وہاں جا کر اسے بہت حیرت ہوئی کیونکہ نہ آہل دفتر میں تھا اور نہ وہ اس کا فون اٹھا رہا تھا ایسا پچھلے گیارہ سالوں میں پہلی بار ہوا تھا وہ

اسکے گھر گیا ہر طرف سامان بکھرا اور ٹوٹا ہوا تھا جسے ملازم سمیٹ رہے تھے اسکے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ جو ہوا کل رات انکے جانے کے بعد ہوا اس لیے انکو کچھ نہیں پتا۔۔

وہ بھاگتا ہوا آہل کے کمرے کی طرف گیا اور دروازہ بجایا۔

"سر دروازہ کھولیں آپ ٹھیک تو ہیں سر؟"اس نے زور زور سے دروازہ بجاتے ہوئے کہا لیکن جواب نہ آیا۔

"فرید فرید جلدی آؤ۔۔"اس نے ملازم کو آواز لگائی۔

"جی صاحب۔۔۔"وہ بھاگتا ہوا آیا۔

"فرید سر دروازہ نہیں کھول رہے چلو توڑ دیتے ہیں۔۔"دونوں نے مل کر دروازے کو توڑنے کی کوشش کی ایک دو تین آخر تیسری بار وہ کامیاب ہوئے اور دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔

وہ بستر پر اوندھے منہ لیٹا تھا۔

"سر۔۔۔سر آپ ٹھیک تو ہیں؟"حمزہ نے اسے سیدھا کرتے ہوئے کہا لیکن وہ بے ہوش تھا۔

اس نے اے سی آف کیا اس پر کمبل اوڑھایا۔

"فرید ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔سر کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔"اسکی بات پر فرید باہر بھاگا لیکن اتنے میں حمزہ کی نظر بستر پر پڑی اس تصویر پر پڑی اس پندرہ سال کے لڑکے اور اس سات سال کی بچی کو وہ پہچان گیا لیکن وہ تصویر اس کے لئے ایک بہت بڑا جھٹکا تھی۔
"آخر ایسا کیا رشتہ ہے اس کا سر سے جو اسے دیکھتے ہی ان کی یہ حالت ہو گئی ہے۔"اتنے میں فرید ڈاکٹر کے ساتھ داخل ہوا اور اس نے وہ تصویر کمبل کے نیچے چھپا دی۔

♡ ختم شدہ ♡

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین